

جدہ کاربائشی عمرے کا احرام کہاں سے باندھے گا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Nor-13073

تاریخ اجراء: 14 ربیع الثانی 1445ھ / 30 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید پاکستانی شہری ہے، کام کے سلسلے میں فی الحال جدہ میں رہائش پذیر ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ زید اگر جدہ میں اپنی رہائش گاہ سے ہی عمرے کا ارادہ کرے، تو اس صورت میں زید عمرے کا احرام کہاں سے باندھے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید کے لیے بہتر ہے کہ وہ عمرے کا احرام اپنے گھر سے باندھے۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ جدہ چونکہ میقات کے اندر واقع ہے اور میقات کے اندر رہنے والوں کے احرام کی جگہ حل یعنی بیرونِ حرم ہے، پس یہاں کے افراد اگر حج یا عمرے کا ارادہ کریں تو بیرونِ حرم یعنی حرم شروع ہونے سے پہلے کسی بھی جگہ میں حج یا عمرے کا احرام باندھ سکتے ہیں مگر اپنے گھر سے احرام باندھنا بہتر ہے۔

میقات کے اندر رہنے والوں کے احرام کی جگہ حل ہے۔ چنانچہ المختار میں ہے: ”ومن كان داخل الميقات فميقاته الحل“ یعنی جو میقات کے اندر رہنے والا ہے، تو اس کی میقات حل ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”الذي بين الميقات وبين الحرم“ یعنی حل سے

مراد وہ جگہ ہے، جو میقات اور حرم کے درمیان ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الحج، ج 01، ص 142، مطبعة الحلبي، القاهرة)

فتح باب العناية میں ہے: ”(وميقاته الحل) الذي بين الميقات والحرم، إلا أنه يجوز الإحرام من دويرة

أهله، بل هو أفضل۔“ ترجمہ: ”میقات کے اندر رہنے والوں کے احرام کی جگہ حل یعنی میقات اور حرم کی درمیانی

جگہ ہے مگر یہ کہ ان کا اپنے گھر سے احرام باندھنا جائز بلکہ افضل ہے۔“ (فتح باب العناية بشرح النقاية، کتاب الحج، ج 01،

ص 622، دار الأرقم، بیروت)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ”(و حل لاهل داخلها) یعنی لکل من وجد فی داخل المواقیت (دخول مكة غیر محرم) مالہ یرد نسکا“ یعنی داخل میقات شخص یعنی ہر وہ شخص جو میقات کے اندر موجود ہو، اس شخص کے لئے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے بشرطیکہ اس کا حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

(مالہ یرد نسکا) کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”اما ان اراده وجب علیه الاحرام قبل دخوله ارض الحرم فمیقاته کل الحل الی الحرم فتح۔“ یعنی اگر اس کا حج یا عمرے کا ارادہ ہو، تو زمین حرم میں داخل ہونے سے پہلے

اس پر احرام واجب ہے، پس اس (حلی) کی میقات تمام حل ہے حرم تک ہے "فتح القدير"۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ج 03، ص 554-553، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”جو لوگ میقات کے اندر کے رہنے والے ہیں مگر حرم سے باہر ہیں ان کے احرام کی جگہ حل یعنی بیرون حرم ہے، حرم سے باہر جہاں چاہیں احرام باندھیں اور بہتر یہ کہ گھر سے احرام باندھیں اور یہ لوگ اگر حج یا عمرہ کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو بغیر احرام مکہ معظمہ جاسکتے ہیں۔“ (بہار شریعت، ج 01، ص 1068، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Darul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net